Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

3030712848

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2020**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions in **Urdu**.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 55.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **12** pages. Blank pages are indicated.

KI 180420/2
© UCLES 2020

BLANK PAGE

© UCLES 2020

PART 1: Language usage (5 marks)

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 آنکھیں کھل جانا: ______________________________ [1]

____

2 نقشہ بدل جانا: ______________________________ [1]

____

3 دال میں کالا ہونا: ______________________________ [1]

____

4 منہ موڑنا: ______________________________ [1]

____

5 پیٹ کاٹنا: ______________________________ [1]

____

© UCLES 2020

Sentence transformation (5 marks)

نیچے دیے گئے جملوں کو فعل ماضی میں تبدیل کریں۔

مثال: آنے والی حکومت تعلیمی پالیسی میں تبدیلیاں لائے گی۔
گزشتہ حکومت تعلیمی پالیسی میں تبدیلیاں لائی تھی۔

6 تمام مسافر بس میں سوار ہو جائیں گے تو بس روانہ ہو گی۔

______________________________ [1]

7 اگر وہ جھوٹ بولے گا تو اپنا اعتبار کھو دے گا۔

______________________________ [1]

8 اتوار کو چھٹی ہو گی اور میں دیر تک سوتا رہوں گا۔

______________________________ [1]

9 اگلی چھٹیوں میں ہم کراچی نہیں جا سکیں گے۔

______________________________ [1]

10 مری میں سردی ہو گی اس لیے میں گرم کپڑے ساتھ لے جاؤں گا۔

______________________________ [1]

© UCLES 2020

Cloze passage (5 marks)

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

خریداری کرتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں واضح رکھنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ضروری اشیاء کی ______ **[11]** بنالی جائے۔ جو اشیاء خریدنے کا ارادہ ہے، اگر ان کے بارے میں کچھ ______ **[12]** پہلے سے حاصل کرلی جائیں تو وقت کی بچت بھی ہوگی اور اس بات کا ______ **[13]** بھی کم ہوگا کہ دکاندار آپ کو مہنگی اور غیر ضروری اشیاء فروخت کردے۔ اگر ______ **[14]** چیز دستیاب نہ ہو، تو ملتی جلتی چیز خریدنے کی کوشش نہ کریں۔ اس طرح ذہن میں پہلی چیز کا خیال بھی ______ **[15]** رہے گا اور موقع ملنے پر اسے بھی خریدا جائے گا۔

تدبیر۔	الٹا۔	خدشات۔	معلومات۔	فکرمند۔	تبدیل۔	سوچنا۔	تلاش۔
فہرست۔	موجود۔	تحریری۔	مطلوبہ۔	علم۔	مفروضہ۔	امکان۔	

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

PART 2: Summary (10 marks)

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

پتنگ بازی ایسا شغل ہے جو تقریباً دنیا کے تمام ممالک میں پایا جاتا ہے۔ ہاں، مختلف جگہوں پر اس کے انداز ضرور مختلف ہیں۔ کئی ملکوں میں پتنگ بازی کے مقابلے اور تہوار ہر سال منعقد ہوتے ہیں، جن میں لوگ جوش و خروش سے حصّہ لیتے ہیں۔ پتنگ اڑانے کے قدیم ترین تحریری حوالے زمانۂ قبل مسیح کی چینی تاریخ میں ملتے ہیں۔ جنگ کے دوران فوجی ان پتنگوں سے دشمن کی جاسوسی اور آپس میں پیغام رسانی کے علاوہ چھوٹے ہتھیاروں کی ترسیل کا کام بھی لیتے تھے۔ اس کے علاوہ آسمانوں کی وسعت میں پتنگ کی پرواز نے مذہبی طبقے کو بھی اپنی طرف متوجّہ کیا۔ چنانچہ اس زمانے کے بدھ راہب انہیں بدروحوں کو بھگانے کے لیے استعمال کرنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی چینی تہذیب میں پتنگ بازی سے منسلک حیران کن عقیدے پائے جاتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ پتنگ جتنی اونچی اڑے گی، آپ کی پریشانیاں بھی اتنی ہی دور ہوتی چلی جائیں گی۔ اگر کسی کے گھر کٹی پتنگ گر جائے تو اسے بدشگونی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور فوراً پھاڑ کر جلا دیا جاتا ہے۔ یہاں منعقد ہونے والے پتنگ میلوں میں اب دنیا بھر سے پتنگ بازی کے شوقین شرکت کرتے اور اپنی فن کاری اور مہارت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

برصغیر خصوصاً پنجاب میں پتنگ بازی موسم بہار کا مقبول مشغلہ رہا ہے، جو اب یہاں کی ثقافت کا حصّہ بن چکا ہے۔ بہار کا موسم شروع ہوتے ہی آسمان رنگ برنگی پتنگوں سے سج جاتا ہے۔ لوگ ٹولیوں کی صورت میں اپنی چھتوں پر چڑھ کر پتنگیں اڑاتے اور پیچ لڑاتے ہیں۔ ماہر پتنگ باز دوسری پتنگوں کو کاٹتے اور کٹی ہوئی پتنگوں کو اپنی ڈور میں الجھا کر کھینچ لیتے ہیں۔ غرض ایک میلے کا سا سماں ہوتا ہے۔ یہاں یہ تفریح ایک باقاعدہ صنعت کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور لاکھوں لوگوں کا روزگار پتنگ سازی اور اس سے متعلقہ سامان سے وابستہ ہے۔

آج کل کچھ خطرناک اور غیر قانونی طریقوں کے استعمال کی وجہ سے اس مشغلے کو بہت سی پابندیوں کا سامنا ہے، جس سے بہار کے موسم کی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں۔ پتنگ باز ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے جوش میں ڈور یا مانجھے کو شیشے کے سفوف کے ذریعے زیادہ سے زیادہ تیز دھار بناتے ہیں، تاکہ مقابلے کا پیچ لگتے ہی حریف کی پتنگ کاٹ دی جائے۔ چند لوگ اس مقصد کے لیے دھاتی تار بھی استعمال کرتے ہیں جو بجلی کی تاروں سے چھو جانے کی صورت میں حادثات کا باعث بنتی ہے۔ کٹی ہوئی پتنگوں کی تیز دھار ڈور سڑکوں پر گر کر راہگیروں، خصوصاً موٹر سائیکل سواروں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

ہر کھیل کے کچھ قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ کھلاڑیوں اور انتظامیہ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ان قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل کیا اور کروایا جائے۔ اگر پتنگ بازی کے باقاعدہ اصول و ضوابط بنائے جائیں اور ان پر عمل کو یقینی بنایا جائے، مثلاً ڈور کی حدِّ پیمائش مقرر کرنا اور دھاتی ڈور کے استعمال کی سختی سے روک تھام وغیرہ، تو اس ثقافتی کھیل کو محفوظ بنا کر بہار کی رونقوں کو بحال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ چھتوں کے بجائے پارکوں اور کھلے میدانوں میں پتنگ بازی کے مقابلے منعقد کیے جانے چاہییں تاکہ حادثات نہ ہوں۔

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) قدیم چین میں استعمال

(b) موجودہ عقائد

(c) پنجاب میں اہمیّت

(d) حادثات کے اسباب

(e) حفاظتی اقدامات

[10]

PART 3: Comprehension (30 marks)

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

"یہ بات میں نہیں یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ وینس ایک مرتا ہوا شہر ہے۔ باسٹھ ہزار آبادی جو تیس سال قبل تھی، تھوڑے بہت فرق کے ساتھ آج بھی وہی ہے۔ لوگ اب ہر سال سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں دوسرے ملکوں میں نقل مکانی کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کی اکثریت یہاں رہ رہی ہے وہ کون ہیں؟ بوڑھے — پچپن، ساٹھ سال یا اس سے ذرا اوپر کے لوگ۔"

میں نے حیرت اور تاسف سے یہ سب سنا اور سوال کیا۔ "اُف اللہ! اتنا خوبصورت شہر، تاریخ و تہذیب سے لبالب بھرا۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟"

بدرالدین عام سے لہجے میں بولا۔ "یہاں رہائشی گھر بہت چھوٹے ہیں اور وہ کتنے مہنگے ہیں، اس چھوٹی سی مثال سے سمجھ لو کہ ایک ہزار مربع فٹ جگہ تقریباً ایک ملین ڈالر کی بکتی ہے۔ سیلاب تو خیر معمول کی بات ہے۔ یہ کوئی سال میں ایک آدھ بار نہیں بلکہ اکثر و بیشتر آتے ہی رہتے ہیں۔ سیلاب کی وجہ سمندری لہریں نہیں ہوتیں بلکہ وہ طوفانی ہوائیں ہیں جو بالعموم جنوبی علاقوں یعنی مصر وغیرہ سے اٹھتی ہیں۔ اِس سے املاک کی جو شکست و ریخت ہوتی ہے اس کا احوال بھی خاصا بُرا ہے۔ زیادہ تر اس کا نشانہ سینٹ مارک سکوائر اور چرچ بنتا ہے۔ مگر باقی جگہیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اب تو سینٹ مارک سکوائر کو خاصا اونچا کر دیا گیا ہے مگر پھر بھی جیت تو ہمیشہ پانی ہی کی ہوتی ہے"۔

"حکومت کا اِس ضمن میں کیا کردار ہے؟ میں نے تو سنا ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے مسائل کے حل میں بھی دلچسپی رکھتی ہے"۔

"حکومت کو اِس تاریخی ورثے کو سنبھالنے کا خبط پڑا ہوا ہے، کیونکہ وہ اِس شہر کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہے۔ ہمہ وقت قانون اور اس کے ضوابط۔ مالکان کسی عمارت میں کوئی ردوبدل کرنا چاہیں تو حکومت کی اجازت حاصل کرنا دقت طلب مسئلہ ہے۔ ہر قسم کا سامان مہنگا ہے کیونکہ ترسیل کا ذریعہ خشکی نہیں جہاز ہیں"۔ میں نے پوچھا کہ مجھے کیا کیا دیکھنا چاہیے، ساتھ ہی بیگ سے نقشہ نکال کر کھولتے ہوئے کہا کہ جگہوں کی رہنمائی بھی کر دیجیے۔

بدرالدین نے نقشے اور میری کتاب کو بند کرتے ہوئے کہا "یہاں اتنی تاریخ ہے کہ اینٹ اٹھاؤ گی تو نیچے سے پوری کتاب نکلے گی۔ اتنے گرجے، محل، آرٹ سے بھرے عجائب گھر اور ان کے ساتھ ساتھ ان کی تاریخ کے پلندے۔ ایک مدت سے یہاں رہتے ہوئے ہمیں ابھی تک پوری سمجھ نہیں آئی تو آپ کو دو دن میں کیا پتہ چلے گا؟ بس یوں کریں، چند مشہور اور قابل ذکر جگہیں دیکھ لیں۔ سینٹ مارک سکوائر چلی جائیں۔ وہاں اتنا کچھ ہے کہ چار پانچ گھنٹے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلے گا، مثلاً ساتھ ساتھ جڑے ہوئے چرچ، بیل ٹاور، میوزیم وغیرہ۔ برِج ریالٹو بھی وہیں ہے مگر آج کل زیر مرمت ہے۔ اور ہاں، اکیڈیمیا گیلری بھی ضرور جانا۔ یہی سب کافی ہے، زیادہ چکروں میں پڑو گی تو الجھ جاؤ گی اور سیاحت سے لطف اندوز نہ ہو سکو گی"۔

نقشے پر دیکھیں تو وینس شہر سمندر میں مچھلی جیسی صورت لیے ہوئے ہے۔ شہر کی ساری اہم شاہراہیں دراصل نہریں ہیں جو انسانی جسم کی رگوں کی طرح شہر کے وجود میں دوڑتی پھرتی ہیں۔ گرینڈ کینال وینس کی مرکزی شاہراہ ہے۔ یہ وہ نہر ہے جس کے ساتھ وینس کے تمام مشہور آرٹ اور تعمیرات کے شاہکار جڑے ہوئے ہیں۔ کہہ لیجیے کہ یہ نہر دریا کا ایک ٹکڑا ہے۔ وینس دلدلی زمین پر تعمیر ہوا شہر ہے جس کے محل مینارے اُن زمانوں کی یادگاریں ہیں جب یہ دنیا کا امیر ترین شہر سمجھا جاتا تھا۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وینس شہر اپنی مثال آپ ہے۔

© UCLES 2020

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 وینس کی آبادی نہ بڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ یہاں کی اکثریت کن افراد پر مشتمل ہے؟

[2]

18 عبارت کے مطابق وینس کے شہریوں کو کیا رہائشی مسائل درپیش ہیں؟

[3]

19 وینس میں آنے والے سیلابوں کا کیا سبب ہوتا ہے؟ اور زیادہ نقصان سے بچاؤ کے لیے کیا طریقہ اپنایا گیا ہے؟

[2]

20 مکانات کی تعمیر و مرمت کے سلسلے میں لوگوں کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

21 بدرالدین نے مصنفہ کو کن خاص جگہوں کی سیاحت کا مشورہ دیا؟

[2]

22 عبارت میں وینس اور اس کی آبی شاہراہوں کو مصنفہ نے کن چیزوں سے تشبیہ دی ہے؟

[2]

23 شہر کی بنیادیں کیسی زمین پر رکھی گئی ہیں؟ اور ماضی میں وینس کو کیا امتیازی حیثیت حاصل تھی؟

[2]

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

صنوبر کے درخت کا تعلق اس خاندان سے ہے جس میں کم و بیش 115 مختلف اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہ سبھی لمبے اور نوکیلے پتّوں والے ہوتے ہیں اور زیادہ تر پہاڑی علاقوں میں اگتے ہیں۔ چلغوزہ اور چیڑ بھی اسی خاندان کے درخت ہیں۔ ان کی افزائش کے لیے سرد موسم درکار ہے، جہاں سالانہ بارش 325 ملی لیٹر سے تجاوز نہ کرے۔ یہ دنیا کا سب سے زیادہ سست رفتاری سے بڑھنے والا درخت ہے جو سال میں تقریباً آدھا انچ تک ہی بڑھتا ہے اور لمبے عرصے تک زندہ رہتا ہے۔ اسی لیے صنوبر کو کرّہِ ارض کے ارتقائی سفر کا ایک قدیم اور زندہ مسافر سمجھا جاتا ہے۔ انہیں زندہ فوسلز بھی کہتے ہیں۔ ماہرین نباتات کے مطابق اگر آپ صنوبر کا 30 سے 35 میٹر اونچا پیڑ دیکھیں تو جان لیں کہ آپ زمین کے قدیم ترین جانداروں میں سے ایک کو دیکھ رہے ہیں۔

دنیا بھر میں صنوبر کا دوسرا سب سے بڑا جنگل پاکستان کے صوبے بلوچستان کے ضلع زیارت میں واقع ہے۔ لاکھوں ایکڑ رقبے پر پھیلے ہوئے صنوبر کے یہ طویل القامت جنگلات ہزاروں سال پرانے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے ادارے یونیسکو نے ان جنگلات کو عالمی ماحولیاتی ورثہ قرار دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ موسمیاتی تبدیلی کے مطالعے کا بہترین وسیلہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

زیارت کی وادی موسم سرما میں بلوچستان کے سرد ترین علاقوں میں شمار ہوتی ہے۔ بلوچستان کے دیگر علاقوں کی طرح یہ وادی بھی قدرتی گیس کی فراہمی سے اب تک محروم ہے۔ اگرچہ صندل کے درخت کاٹنے پر پابندی اور خلاف ورزی پر جرمانہ بھی ہے، لیکن علاقے کے مقامی لوگ، اس بات سے بے خبر کہ وہ دنیا کی قدیم ترین حیاتیاتی وراثت کو تباہ کر رہے ہیں، صنوبر کی لکڑی کاٹ کر ایندھن کے طور پر استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ اس کے علاوہ درختوں کی کٹائی اور لکڑی کی سمگلنگ بھی جاری ہے۔ چند دہائیاں قبل یہ پہاڑ جنگلات سے گھرے ہوئے تھے، مگر اب درختوں کی تعداد میں نمایاں کمی دیکھی جا سکتی ہے۔ اس تباہی کو روکنے کی اشد ضرورت ہے۔ کچھ رضاکاروں نے اپنے طور پر مقامی لوگوں کے لیے متبادل ایندھن کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے اور صنوبر کے درختوں کے تحفظ کے لیے شعور پیدا کرنے کی مہم بھی شروع کی ہے۔ اس کے علاوہ صنوبر کے درخت کی تجارت پر پابندی کے حوالے سے بھی عوام کو آگاہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ محکمۂ جنگلات سال میں تین مرتبہ درخت لگانے کی مہم چلاتا ہے۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ نئے لگائے جانے والے بیج صرف پانچ سے دس فی صد ہی اگ پاتے ہیں۔ انہیں درکار ماحول فراہم کرنا بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ بڑھتے ہوئے درجۂ حرارت، قحط سالی، بارش اور برف باری میں بے قاعدگی نے جنگل کو نقصان پہنچایا ہے۔

اس مایوس کن صورتِ حال کے باوجود ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس اثاثہ کی اہمیت سے آگاہ ہیں۔ زیارت کے قریب "خرواڑی بابا" نامی ایک چھوٹے سے قصبے کے لوگ موسم سرما آتے ہی ہر نائی ہجرت کر جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ درخت کاٹنے پر ہجرت کو ترجیح دیتے ہیں۔ صنوبر کے درخت سے حاصل ہونے والا تیل جلدی امراض کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سے نہ صرف علاج معالجے کے لیے مختلف جڑی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں، بلکہ لیونڈر کی مسحور کن مہک جولائی سے اکتوبر تک اس وادی کا احاطہ کیے رکھتی ہے۔ یہاں کا شہد دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کے علاوہ یہ جنگلات مارخور، اڑیال، کالے ریچھ، بھیڑیے، لومڑی، گیدڑ اور ہجرت کر کے آنے والے پرندوں کا مسکن بھی ہیں۔

© UCLES 2020

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 صنوبر کے درخت کو بڑھنے کے لیے کیسے موسمی حالات درکار ہیں؟

____

______________________________ [2]

25 صنوبر کی کونسی دو خصوصیات اسے زمین کے ارتقائی مراحل کا حصہ بناتی ہیں؟

____

______________________________ [2]

26 زیارت کے جنگلات کو کن وجوہات کی بنا پر عالمی ماحولیاتی ورثہ قرار دیا گیا ہے؟

____

______________________________ [2]

27 صنوبر کے ان جنگلات کو نقصان سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟ عبارت میں دی گئی تین تجاویز لکھیں۔

____

____

______________________________ [3]

28 محکمۂ جنگلات کے مطابق کیا موسمیاتی تبدیلیاں صنوبر کے جنگلات کو متاثر کر رہی ہیں؟ تین باتیں لکھیں۔

____

____

______________________________ [3]

29 "خرواڑی بابا" نامی قصبے کے افراد کس طرح اپنی معاشرتی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

______________________________ [1]

30 صنوبر کے جنگلات سے طبّی استعمال کے لیے کون سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں؟

____

______________________________ [2]

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.